مولانا عبدالقیوم حقانی

# قاتل اور مقتول عرش الٰہی کے سامنے

## سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

افغانستان کی خانہ جنگی، پاکستان میں خون انسان کی ارزانی اور مسلمانوں کی ہر جا باہمی آویزش پر ایک تحریر۔

طوفان باد و باراں، جھکڑ، سرخ و سیاہ آندھیاں، بجلی کی کڑک، بھاری بھرکم اولے اور زلزلے، اگر باری باری اپنے جلوے دکھاتے رہیں تو پھر بھی کچھ نہ کچھ بچ رہتا ہے اور تعمیر و مرمت کے مواقع ملتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جب یہ سب کچھ اکٹھا ہی اک عذاب مسلسل بن کر کسی بستی کو نشانہ بنالیں تو ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ انجام کیا ہوگا؟

اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیجئے۔ اپنے ماحول پر نظر دوڑائیے۔ چھوڑیئے کفر کی دنیا کو۔ نظر انداز کیجئے عالم انسانیت کو۔ مت ذکر کیجئے اس بات کا کہ پاکستان اور افغانستان عالم اسلام کی امیدوں کا مرکز ہے یا تھا۔ اب ہم نہ اس کے اہل ہیں کہ ان کی امیدیں پوری کر سکیں اور نہ ہی اس قابل کہ ان کے بارے میں کچھ سوچ سکیں۔ اپنے آپ کا تجزیہ کیجئے۔ انفرادیت ہو یا اجتماعیت، مذہب ہو یا سیاست، سماجی تنظیمیں ہوں یا ادبی حلقے، حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف جہادی تنظیمیں ہوں یا افغان عوام سبھی کو جانچئے، سبھی کو تولیئے، سبھی کو پرکھیئے —— باتیں دو ہی نظر آئیں گی۔ کچھ ظاہر و باطن سے تخریب کرتے ہوئے ملیں گے اور کچھ تعمیر کرتے ہوئے تو نظر آئیں گے، لیکن دوسری طرف کی تخریب کا پلہ اتنا بھاری ہے کہ یہ تعمیر بھی نتیجتاً تخریب ثابت ہوتی ہے۔

کسی سے کوئی توقع نہیں۔ کسی سے کوئی امید نہیں بندھتی۔ آندھیوں کے تھپیڑے اس قدر ظالم ہوگئے، کہ شفقت و مودت کے ہاتھ بھی سخت نظر آتے ہیں، ٹھنڈی ہوائیں بھی اپنے اندر آتشیں اثرات سمونے لگی ہیں تو ایسے میں کوئی کہاں جائے افغانستان میں کچھ آس بندھ گئی تھی طلبۂ علوم نبوت سے، مگر ظالم اور درندہ صفت انسانوں نے انہیں بھی کرش کر ڈالنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی —— اور اب تو کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ کوئی دارالامان دکھائی نہیں دیتا۔ کسی سے کوئی وابستگی نہیں رہتی، اور اس عالم میں اگر کسی طرف کوئی

نگاہ کبھی اٹھتی ہے تو وہ بلند و بالا عرش پر متمکن ساری دنیا کا نگہبان ہی ہے۔ وہی ملجاو ماویٰ ہے اور اس کے حضور ہی ہماری درخواست ہے۔ پاکستان ہو یا افغانستان یا عالم اسلام کا کوئی خطہ، قاتل اور مقتول نے عرش الٰہی کے سامنے پیش ہونا ہے

حضرت سیدنا ابن عباسؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا قاتل کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباسؓ نے اس سوال کرنے والے کی حیثیت اور اس سوال کی نوعیت پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ماذا تقول؟ تم کیا کہتے ہو؟ اس نے جواب دیا، مگر آپ نے مزید دو مرتبہ اپنے تعجب خیز سوال کو دہرایا۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے، ہم آپ ہی کے بیے رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپؐ فرما رہے تھے۔

| | |
|---|---|
| یاتی المقتول متعلقا راسه | (قیامت کے دن، میدان محشر میں) مقتول، ایک ہاتھ میں اپنے سر کو تھامے آئے گا |
| باحدی یدیه متلبباً | اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کے گریبان کو پکڑے ہوئے اس حال میں لائے |
| قاتله بیده الاخریٰ۔ | گا کہ اس کی گردن کو دبوچے ہوئے ہوگا۔ |
| تشخب اوداجه دماً | اور اس کی رگیں، خون بہا رہی ہوں گی۔ |
| حتیٰ یاتی به العرش | تاآنکہ وہ اسے عرش الٰہی کے سامنے لا کھڑا کرے گا اور |
| فیقول المقتول | یہ مقتول رب العالمین، احکم الحاکمین اور ساری کائنات کے تمام تر تنازعات و |
| لرب العٰلمین | مقدمات کا فیصلہ کرنے والے حاکم حقیقی سے عرض کرے گا۔ |
| ھٰذا قتلنی | یہ ہے وہ ظالم جس نے مجھے قتل کیا! |
| فیقول اللہ عزوجل | اس پر اللہ ذوالجلال فرمائیں گے۔ |
| تعست ویذھب به | اے بدبخت قاتل! تم ہلاک ہوئے اور ملعون و مردود قرار پائے اس فیصلے |
| الی النار (رواہ الترمذی عن ابن عباس) | کے بعد اس ظالم و جابر قاتل کو جہنم کی ہولناک آگ میں گرا دیا جائے۔ |

## ابلیس کا ہر صبح اپنے ماتحت شیاطین کے لئے پروگرام

| | |
|---|---|
| اذا اصبح ابلیس، بث جنوده | جونہی صبح ہوتی ہے، ابلیس اپنے لشکروں کو دنیا میں پھیلنے کا حکم دیتا ہے |
| فیقول | اور ان سے کہتا ہے۔ کہ |
| من اخذل الیوم مسلماً، | تم میں سے جو کسی مسلمان کو ذلیل حالت میں (میرے پاس) لائے گا۔ |
| البسه التاج | میں اسے "تاج" پہناؤں گا۔ |

قال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

فیجیٔ ھذا فیقول

شیطان کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق اس کے ماتحت چھوٹے شیاطین میں سے ایک شیطان ایک مسلمان کو، اپنے ہمراہ لائے گا اور ابلیس کو بتائے گا۔

لم ازل بہ حتی طلق امرأتہ۔

میں اسے بدی اور برائی کے ذلیل کاموں پر اکساتا رہا تو یہ شخص میرے بدراہ کرنے سے متاثر ہوا اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی (اور یوں اس نے اپنا بسا بسایا گھر ویران کر لیا اور اپنی اولاد کو اور خود اپنے آپ کو اور اسی طرح اپنی بیوی کو نئی الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا)

فیقول یوشك ان تیزوج

شیطان کہے گا (ٹھیک ہے تم نے اس کا گھر اجاڑ دیا، اسے، اس کی بیوی اور اولاد سب کو الجھنوں اور مسائل کا شکار بنا دیا مگر) ممکن ہے یہ اس کے بعد، کسی اور خاتون سے نکاح کرے (اور اس کا گھر پھر سے آباد ہو جائے اور یہ اپنے مسائل کو حل کر لے)

ویجیٔ ھذا فیقول

راتنے میں دوسرا شیطان ایک نوجوان کو آگے لے آئے گا اور کہے گا کہ میں اسے، بدراہ کرتا رہا

لم ازل بہ حتی عق والدیہ

تا آنکہ اس نے اپنے، ماں باپ کی حکم عدولی اور ان سے سرکشی اختیار کر لی (اور یوں ان کی شفقتوں اور انتہائی اہم نعمت، ان کی خیر خواہی اور راہنمائی سے محروم ہو گیا۔

فیقول یوشك ان یبرھما

اس پر ابلیس کہے گا اس کا امکان ختم نہیں ہوا کہ یہ پھر سے اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہو گا۔ ان کی خدمت ان سے محبت سے پیش آنے کے سیدھے راستے پر چل پڑے (اگر ایسا ہوا تو تم نے اسے جن محرومی سعادت اور باہمی محبت و اعتماد سے محروم کیا ہے، یہ تمام نعمتیں پھر سے لوٹ آئیں)

ویجیٔ ھذا فیقول

اسی دوران تیسرا شیطان، ابلیس کے دربار میں حاضر ہو گا اور یہ رپورٹ پیش کرے گا کہ آج جو کام آپ نے ہم سب کے ذمہ لگایا تھا (کہ ہم کسی مسلمان کو ذلیل کریں اور اسے نیکیوں سے محروم کر کے برائیوں اور ذلیل کاموں میں لگا دیں کہ میں

لم ازل بہ حتی اشرك

نے اس شخص پر پوری طرح محنت کی اور آخر کار میں نے اسے اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کی توحید کے عقیدے سے محروم کر دیا اور اب یہ اس شرک میں مبتلا ہو چکا ہے کہ یہ طاقت وروں سے ڈرتا اور اللہ کی نافرمانی پر آمادہ ہو جاتا ہے، یہ اپنے

نفع و نقصان کا مالک اب صرف نگاہوں سے ماوراء ربّ ذوالجلال ہی کو نہیں مانتا بلکہ یہ ان کا غلام بن گیا جو اس کے سر کی آنکھوں کے مطابق حکومت، عزت، شہرت، مال اور دوسرے اختیارات کے مالک دکھائی دیتے ہیں یہ عبادت سے رسم و رواج اور اطاعت و فرماں برداری سے عقیدت و محبت، ہر میدان میں، اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق اور بعض اوقات اس کے ان محبوب بندوں کو، جن کا منصب ہی یہ تھا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو عقیدت میں غلو، کے دلدل سے نکال کر توحید خالص کے دلدادہ بنائیں، ہیں نے اس شخص کو "عقیدت و محبت" کے حوالے سے ان بزرگوں اور واجب الاحترام شخصیتوں کو، اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی توحید میں شریک ہونے کے غلو میں مبتلا کر دیا ہے اور اب یہ اللہ کے ساتھ ساتھ اس کے محبوب و منتخب فرستادوں اور بندوں کو، نفع و نقصان اور التجاء و سوال کا مرکز سمجھ کر ان سے اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کی صدائیں لگاتا ہے۔ ابلیس اس رپورٹ پر اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کرتا ہے اور پکار اٹھتا ہے۔

نیقرل
انت انت

ہاں! ہاں!! تم ہی وہ میرے عظیم فرزند اور بہترین کارکن ہو، جس نے اس مسلمان کو توحید کے نور سے شرک کی ظلمت و اندھیرے میں لے آنے کی کامیابی حاصل کی — تم میرے قرب اور میرے ہاتھ سے اپنے سر پر کامیابی کا تاج پہنائے جانے کے مستحق ہو۔

ریحبی هـ ذا
نیترل لم ازل
یه حتی قتل

اس کے بعد، چوتھا شیطان آئے گا اور کہے گا، کہ یہ "مسلمان" جو میرے ساتھ ہے، میں اس سے — آپ (ابلیس) کے کہنے کے مطابق، چمٹا رہا اور اس کے جذبات کو ابھارتا، نفرت کی آگ بھڑکاتا، اسے حقیقی نفع و نقصان کے تصور سے محروم کرتا رہا —— حتیٰ کہ اس نے اپنے سے اختلاف رکھنے والے اپنے مسلم بھائی کو قتل کر دیا (اور یہ ایسا عمل ہے کہ نہ اس سے توبہ کرنا، مقتول کو دوبارہ زندگی دلانے کا ذریعہ بن سکتا ہے، نہ اس سے مقتول کے یتیم بچوں، اس کی بیوہ اور اس کی ماں کے جذبات سے مالا مال، ماں کے تڑپنے اور خون کے آنسو بہانے والوں کو سہارا دینا ممکن ہے)

(بقیہ صـ۲۸ پر)